

## پاکستان کا مالی نظام مضبوط و مستحکم ہے، اسٹیٹ بینک کا مالی استحکام کا جائزہ

بینک دولت پاکستان کی جانب سے آج جاری ہونے والے مالی استحکام کے جائزے میں کہا گیا ہے کہ 2015ء کے آخر تک پاکستان کا مالی نظام مضبوط اور مستحکم سطح پر ہے۔ مالی استحکام کے جائزے میں 2015ء کے دوران مالی شعبے کی کارکردگی کی تفصیلات دی گئی ہیں اور اہم خطرات (انفرادی و نظام سے متعلق دونوں) کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جائزے کے مطابق 2015ء کے دوران مجموعی مالی شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 15.1 فیصد کی معتدل رفتار (2013ء تا 2015ء کے دوران اوسطاً 12.6 فیصد) سے اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں مالی گہرائی بڑھی ہے کیونکہ 2015ء میں مالی اثاثوں اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھ کر 68.4 فیصد تک پہنچ گیا جو 2014ء میں 59.4 فیصد اور 2013ء میں 56.4 فیصد تھا۔

جائزے کے مطابق عالمی محاذ پر درپیش مشکلات کے باوجود پاکستان کے مالی شعبے نے ترقی کی ہے۔ دراصل ملکی اقتصادی صورت حال عالمی معیشت کے اثرات کو متوازن بنانے میں معاون ثابت ہوئی کیونکہ معیشت میں بہتری کے آثار نمایاں ہوئے ہیں جیسے مہنگائی کی سطح پست ہے، زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو رہا ہے اور شرح مبادلہ مستحکم ہے، بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (LSM) میں کچھ تیزی آئی ہے جبکہ اس کے ساتھ ہی نجی شعبے کو قرضہ اور مالیاتی استحکام کا عمل بھی جاری ہے۔

جائزے کے مطابق بینکاری شعبے کی کارکردگی جس کا مالی شعبے میں بڑا حصہ ہے، ریکارڈ آمدنی اور بلند شرح کفایت سرمایہ کی وجہ سے بہتر ہوئی جس سے شعبے کی مجموعی چلک بڑھ گئی۔ اثاثہ جاتی معیار میں بتدریج بہتری کے ساتھ اثاثوں کی نمو اور نجی شعبے کے قرضے کی بحالی سے بینکاری شعبے کی مجموعی مالی پوزیشن مزید مضبوط ہوئی۔ 2015ء کے دوران بینکاری شعبے کی سال بسال نمو 16.8 فیصد رہی (2013ء سے 2015ء کے دوران اوسطاً 13.2 فیصد تھی) اور آخر دسمبر 2015ء تک 14.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی۔ اسی مدت میں قرضے 8.1 فیصد کی معتدل اوسط سے بڑھے (2013ء سے 2015ء کے دوران اوسطاً 8.7 فیصد تھی) جبکہ سرمایہ کاروں میں جو زیادہ تر حکومتی تمسکات میں تھیں 30 فیصد بڑھ گئیں (2013ء سے 2015ء کی اوسطاً 20.1 فیصد تھی)۔ اثاثوں میں توسیع زیادہ تر ڈپازٹس کی 12.6 فیصد نمو کی وجہ سے ہوئی (2013ء سے 2015ء کے درمیان اوسطاً 12.5 فیصد تھی) جس کے بعد مالی قرضے گہریوں کا نمبر آتا ہے۔

انفیکشن تناسب میں کمی (2015ء میں 11.4 فیصد جبکہ 2013ء میں 13.3 فیصد) اور تمویل کی کوریج میں اضافے (2015ء میں 84.9 فیصد جبکہ 2013ء میں 77.1 فیصد) کے ساتھ اثاثہ جاتی معیار بہتر ہوا۔ تاہم غیر فعال قرضوں کا بھاری اسٹاک کم کرنے میں بینکوں کو مشکل کا سامنا ہے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک مختلف قانونی اور ضوابطی اقدامات پر کام کر رہا ہے۔

عملی کارکردگی میں نمایاں بہتری دیکھی گئی اور 2015ء کے دوران بینکاری شعبے میں 199 ارب روپے کار ریکارڈ بعد از ٹیکس منافع درج کیا گیا جس کی بڑی وجہ حکومتی سپورٹ میں سرمایہ کاری کی آمدنی کا بڑھتا ہوا حصہ ہے۔ نتیجے کے طور پر منافع آوری کے اظہار پر بہتر ہوئے۔ اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس) 2015ء میں بڑھ کر 1.5 فیصد ہو گیا جبکہ 2013ء میں 1.1 فیصد تھا جبکہ ایکویٹی پر منافع 2013ء میں 12.4 فیصد سے بڑھ کر 15.6 فیصد ہو گیا۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت مضبوط رہی۔ 2015ء میں شرح کفایت سرمایہ بلند یعنی 17.4 فیصد رہی (2013ء میں 14.9 فیصد تھی)۔ اسلامی بینکاری صنعت کے اسٹریٹجک پلان 2014-2018ء کے مطابق مجموعی اثاثوں میں اسلامی بینکاری کا حصہ 2015ء میں بڑھ کر 11.4 فیصد ہو گیا (2013ء میں 9.6 فیصد تھا)۔ بینکوں نے سرمائے کی بلند سطحیں برقرار رکھی ہوئی ہیں تاہم قرضے میں متوقع نمو اور ضابطہ کاروں کی مقرر کردہ کم از کم سرمائے کی شرائط میں بتدریج اضافے کی بنا پر بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے سرمائے کو مزید مستحکم بنانے کی کوششیں تیز کریں۔

بینکوں کے علاوہ غیر بینک مالی اداروں (NBFIs) بشمول ترقیاتی مالی اداروں، لیزنگ کمپنیوں اور میوچل فنڈز نے مالی سال 2015ء میں معقول کارکردگی کا مظاہرہ کیا، ماسوائے سرمایہ کاری مالی کمپنیوں کے جو بدستور نقصان میں رہیں۔ نیچے کے شعبے نے بھر پور منافع کمایا اور مجموعی پریکٹس میں اضافے نے اس شعبے کی مجموعی شرح نفوذ کو 2015ء میں 0.8 فیصد کر دیا (2013ء میں 0.5 فیصد تھی)۔

2015ء میں مالی بازاروں (بازار زر، بازار مبادلہ اور ایکویٹی) نے بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا، گوکہ 2015ء کی دوسری ششماہی میں ایکویٹی کی منڈی اور بازار مبادلہ میں کچھ اتار چڑھاؤ دیکھا گیا (یوان کی قدر میں کمی اور امریکہ میں شرح سود میں متوقع اضافے کے بعد)۔

مالی استحکام کے جائزے میں مالی نظام کو درپیش کچھ دشواریوں کو بھی اجاگر کیا گیا۔ اگرچہ حالیہ برسوں میں نجی شعبے کو قرضے میں بہتری آئی ہے تاہم خطرہ مول لینے کی بنیادی سرگرمی یعنی قرض گاری اب بھی پست سطح پر ہے۔ نتیجے کے طور پر گذشتہ چند برسوں سے قرضے اور ڈپازٹس کی شرح (ADR) کم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ طلب اور رسد دونوں سے متعلق عوامل ہو سکتے ہیں خصوصاً بجلی کی کمی جیسے معیشت کو درپیش مختلف ساختی مسائل کی وجہ سے دشوار معاشی اور کاروباری ماحول۔

جہاں تک فنڈنگ کا تعلق ہے، گذشتہ چند سال میں ڈپازٹس کی نمو اگرچہ مناسب رہی تاہم یہ نجی اور سرکاری دونوں شعبوں کی اثاثوں کی نمو کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکی ہے۔ اس کے نتیجے میں بینکوں کا مالی قرض گیری پر انحصار بڑھ گیا ہے اگرچہ یہ مالی قرضے غیر مرکزی اور عبوری واجبات ہوتے ہیں۔ چنانچہ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ مرکزی واجبات، جو کہ عرصیت کی عدم مطابقت کم کرنے والے ڈپازٹس ہوتے ہیں، بڑھانے کی کوششیں تیز کریں۔ جائزے میں اس امر کو بھی اجاگر کیا گیا ہے کہ بعض غیر بینک مالی اداروں کو فنڈنگ کے خطرات اور کلائنٹس میں تنوع لانے کی ضرورت ہے جیسا کہ ان کے بزنس ماڈلز بھی اشارہ کرتے ہیں۔

آخر میں، عالمی سطح پر بے یقینی کیفیت معیشت کو اور نتیجتاً پاکستان کے مالی شعبے کو ایشیا، یورپی یونین، اور برطانیہ کے ساتھ تجارتی و مالی روابط کے ذریعے متاثر کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اجناس کے پست نرخ درآمدات پر انحصار کرنے والے پاکستان جیسے ملکوں کے لیے مفید ہیں، تاہم برآمدات پر متکثر شعبوں بشمول ٹیکسٹائل کی آمدنی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، جس سے ان شعبوں کے قرض گيروں کی قرض واپس کرنے کی استعداد متاثر ہو سکتی ہے، چنانچہ بینکوں کے اثاثوں کا معیار دباؤ میں آسکتا ہے۔ تاہم بینکاری شعبہ ان چیلنجز سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

جائزے میں مزید کہا گیا ہے کہ مالی استحکام کا جائزہ اب سالانہ دستاویز کے طور پر شائع ہوگا۔ یہ دستاویز اس لنک پر موجود ہے <http://www.sbp.org.pk/fsr/index.htm>

\*\*\*